Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۹۷ھ ۲۶ اخاء ۱۳۵۶ہش ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۴۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ اخاء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ اعلیٰ مقام دیا گیا جو آپ کی ذات کامل الصفات پر ختم ہو گیا

جو شخص حضورؐ کی پیروی کے بغیر توحید کا دعویٰ کرتا ہے وہ شیطان سے بدتر ہے

"خدا کے رسولؐ کو ماننا توحید کے ماننے کے لئے علّتِ موجبہ کی طرح ہے اور ان کے باہمی ایسے تعلقات ہیں کہ ایک دوسرے سے جُدا نہیں ہو سکتے اور جو شخص بغیر پیروی رسولؐ کے توحید کا دعویٰ کرتا ہے اس کے پاس صرف ایک خشک لکڑی ہے جس میں مغز نہیں اس کے ہاتھ میں محض ایک مُردہ چراغ ہے جس میں روشنی نہیں اور ایسا شخص کہ جو یہ خیال کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص خدا کو واحد لاشریک جانتا ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانتا ہو وہ نجات پائے گا یقیناً سمجھو کہ اس کا دل مجذوم ہے اور وہ اندھا ہے اور اس کو توحید کی کچھ بھی خبر نہیں کہ کیا چیز ہے اور ایسی توحید کے اقرار میں شیطان اس سے بہتر ہے کیونکہ اگرچہ شیطان عاصی اور نافرمان ہے لیکن وہ اِس بات پر تو یقین رکھتا ہے کہ خدا موجود ہے مگر اس شخص کو تو خدا پر یقین بھی نہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۹)

"اگر اِس جگہ یہ استفسار ہو کہ اگر یہ درجہ اس عاجز اور مسیح کے لئے مسلّم ہے تو جناب سیدنا و مولانا سید الکل و افضل الرسل خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کونسا درجہ باقی ہے؟ سو واضح ہو کہ وہ ایک اعلیٰ مقام اور برتر مرتبہ ہے جو اس ذاتِ کامل الصفات پر ختم ہو گیا ہے جس کی کیفیت کو پہنچنا بھی کسی دوسرے کا کام نہیں چہ جائیکہ وہ کسی اَور کو حاصل ہو سکے ... مراتب قُرب و محبت باعتبار اپنے روحانی درجات کے تین قسم پر منقسم ہے سب سے ادنیٰ درجہ جو درحقیقت وہ بھی بڑا ہے یہ ہے کہ آتشِ محبتِ الٰہی لوحِ قلبِ انسان کو گرم تو کر دے ... لیکن یہ کسر باقی رہ جائے کہ اس متاثر میں آگ کی چمک پیدا نہ ہو... دوسرا درجہ محبت کا وہ ہے جس میں دونوں محبتوں کے ملنے سے آتشِ محبتِ الٰہی لوحِ قلبِ انسان کو اس قدر گرم کرتی ہے کہ اس میں آگ کی صورت پر ایک چمک پیدا ہو جاتی ہے لیکن اس چمک میں کسی قسم کا اشتعال یا بھڑک نہیں ہوتی۔ تیسرا درجہ محبت کا وہ ہے جس میں ایک نہایت افروختہ شعلہ محبتِ الٰہی کا انسانی محبت کے مستعد فتیلہ پر پڑ کر اس کو افروختہ کر دیتا ہے اور اس کے تمام اجزاء اور تمام رگ و ریشہ پر استیلا پکڑ کر اپنے وجود کا اتم اور اکمل مظہر اس کو بنا دیتا ہے ..... یہ کیفیت صرف دُنیا میں ایک ہی انسان کو ملی ہے جو انسانِ کامل ہے اور جس پر تمام سلسلہ انسانیہ کا ختم ہو گیا ہے ... جس کا نام دوسرے لفظوں میں محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔"

(توضیح مرام صفحہ ۱۳ تا ۱۵)

خاکسار کے لڑکے عزیزم عبد الباسط قمر کا نکاح مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۷ء بروز جمعۃ المبارک مسجد فضل فیصل آباد (لائل پور) میں ہمراہ عزیزی آصفہ طاہر صاحبہ بنت شیخ طاہر احمد صاحب ظفر مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد نے پڑھا۔

عزیزہ آصفہ طاہر صاحبہ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی پوتی اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی اور خاکسار کی بھانجی ہے عزیز عبد الباسط قمر محترم شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے ہیں۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندان کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

(خاکسار شیخ عبد الحمید ولد شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم۔ دار الرحمت گلی ۸ ماڈل ٹاؤن بی فیصل آباد)

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ کا افتتاح

پروگرام کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۲۸ اخاء/اکتوبر بعد نماز جمعہ بوقت ساڑھے تین بجے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے بیسویں سالانہ اجتماع کا دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے لان میں افتتاح فرمائیں گے انشاء اللہ العزیز۔ تمام دوستوں سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر حضور کے ارشادات سے مستفیض ہوں۔

(قائمقام قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۶ر اخاء ۱۳۵۶ ہش
۲۶ر اکتوبر ۱۹۷۷ء

روحانی بیع وشرا اور دوستی وشفاعت

اسلام نے زکوٰۃ کے اموال سے غرباء کی کفالت اور معاشرہ میں ان کی ہمہ جہتی ترقی کے لئے ایک فنڈ قائم کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ اسی غرض کے لئے مومنوں کو بکثرت اپنے اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی مختلف پیرایوں میں بار بار تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ایسی آیات جن میں مومنوں کو بڑھ چڑھ کر اپنے اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے بکثرت آتی ہیں۔ ان میں سے ایک آیت یہ ہے کہ:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۲۵۵)

ترجمہ:۔ اے ایماندارو! جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے اُس دن کے آنے سے پہلے کہ جس میں نہ کسی قسم کی (خرید و) فروخت، نہ دوستی اور نہ شفاعت (کارگر) ہوگی (خدا کی راہ میں جو کچھ ہو سکے اب) خرچ کر لو۔ اور (اس حکم کا) انکار کرنے والے (اپنے آپ پر) ظلم کرنے والے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صرف انفاق فی سبیل اللہ کا ہی حکم نہیں دیا ہے بلکہ جیسا کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیر سورۃ البقرہ میں واضح فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی اس طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ تمہارا خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کرنا کس نیت اور غرض کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ وہ نیت اور غرض یہ ہے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضاء، اس کی دوستی اور اس کی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شفاعت حاصل ہو اور تمہارا یہ انفاق اُس جہان میں زادِ راہ کا کام دے سکے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے، اس کی رضاء کی جنتوں کا وارث بننے، اس کی دوستی اور اس کی مظہریت کا شرف حاصل کرنے کا اصل موقع زندگی کا وہ مختصر زمانہ ہی ہے جو انسان اس دنیا میں گزارتا ہے۔ اگلے جہان میں اس کا کوئی موقع نہ ہوگا۔ وہ تو دار الجزاء ہے۔ وہاں صرف اِس دنیا کے نیک اعمال ہی کی جزاء ملے گی۔ اسی لئے فرمایا کہ اُس دن کے آنے سے پہلے پہلے اپنے مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرکے اسے راضی کر لو جس میں نہ کسی قسم کی بیع وشرا ہوگی نہ دوستی اور نہ شفاعت۔

اس آیت میں اُس بیع وشرا کا ذکر نہیں ہے اور نہ ہی اُس دوستی اور سفارش کا ذکر ہے جو انسان اس دنیا میں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہیں بلکہ اس میں اسی دنیا میں روحانی بیع وشرا، روحانی دوستی اور روحانی شفاعت یعنی مظہریت رب العلمین کے اوصاف اپنے اندر پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اس امر کی اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں وضاحت فرمائی ہے کہ اس آیت میں جس بیع وشرا، دوستی اور شفاعت کا ذکر کیا گیا ہے وہ جسمانی نہیں بلکہ تمام تر روحانی نوعیت وکیفیت کی حامل ہے چنانچہ جہاں تک روحانی بیع وشرا کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ (التوبہ آیت ۱۱۱)

ترجمہ:۔ اللہ نے مومنوں سے ان کی جانوں اور ان کے مالوں کو (اس وعدہ کے ساتھ) خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بتایا ہے کہ اُس نے اُن سے ایک بیع کی ہے اور وہ یہ کہ اُس نے اُن کے مالوں اور جانوں کو جنت دے کر خرید لیا ہے۔ سو اس طرح واضح کر دیا کہ یہ بیع اِسی دُنیا میں ہوگی اگلے جہان میں نہیں ہوگی۔

اسی طرح جہاں تک روحانی دوستی اور روحانی شفاعت کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْۤا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِىٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ (الانعام آیت ۵۲)

ترجمہ:۔ اور تو اس (کلام) کے ذریعہ سے اُن لوگوں کو جو اِس بات سے ڈرتے ہیں کہ انہیں اُن کے رب کی طرف اکٹھا کرکے لے جایا جائے گا جب کہ اس کے سوا نہ ان کا کوئی مددگار ہوگا نہ سفارشی، اِس لئے ڈرا کہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دوستی اور شفاعت قیامت کے روز اُنہی کے حصہ میں آئے گی جو اس دنیا میں اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس کا تقویٰ اختیار کریں گے اور اسی طرح اپنے آپ کو اُس کی صفات کا مظہر بنا کر اور اُس کے رنگ میں رنگین ہو کر اُس کی دوستی کا شرف حاصل کریں گے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص اس دنیا میں تو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کی کوشش نہ کرے اور اُس کی دوستی کا اپنے آپ کو مستحق نہ بنائے پھر بھی اگلے جہان میں اسے اللہ تعالیٰ کی دوستی کا شرف حاصل ہو جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی اجازت سے قیامت کے روز اُنہی اُمتیوں کی شفاعت کریں گے جنہوں نے اس دنیا میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنانے اور اُس کی دوستی حاصل کرنے کی کوشش کی ہوگی اور وہ کوشش بشری کمزوریوں کی وجہ سے کسی قدر ناتمام رہ گئی ہوگی۔

پس مومنوں کو اپنے اموال اِس نیت اور ارادہ سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے چاہئیں کہ خدا تعالیٰ انہیں اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ کا مصداق بنائے اور انہیں خُلّة اور شفاعة سے بہرہ ور کرے۔ اِس رُوحانی بیع وشرا، خُلّة اور شفاعة کا اسی دنیا میں حاصل کرنا ضروری ہے اور اِس کے حصول کا ایک ذریعہ انفاق فی سبیل اللہ بھی ہے ؏

پھر معطّر ہے گلشنِ اسلام

تُو بھی اے دوست جانتا ہوگا — اِس حقیقت سے آشنا ہوگا
جو بُرائی میں مبتلا ہوگا — اُس کا انجام بھی بُرا ہوگا
"ہاں بھلا کر ترا بھلا ہوگا" — تجھ سے راضی وہ کبریا ہوگا
پُوری ہوگی مشیّتِ خالق — حقِ مخلوق بھی ادا ہوگا
ہوگا جو مہربان اَوروں پر — مہرباں اس پہ خود خدا ہوگا
پھر معطّر ہے گلشنِ اسلام — پھُول کوئی نیا کھِلا ہوگا
زیرِ آتش ہے خرمنِ دجّال — آسماں پر کوئی ہنسا ہوگا

وقت ہے اب بہت قریب کہ جب
حشر دُنیا میں اِک بپا ہوگا

جھُوٹے معبود ہونگے سب نابود — غالب اسلام کا خدا ہوگا
قصرِ کفر و ضلالت و الحاد — جل کے سب راکھ ہو گیا ہوگا
چشمۂ فیضِ مصطفٰےؐ کے طفیل — سارا باغِ جہاں ہرا ہوگا

ایک ہی پیشوا اور ایک ہی کتاب
اور فقط ایک ہی خدا ہوگا

محمد صدیق امرتسری [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کی بعض عالمگیر صداقتیں

محترم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج سورینام مشن

سورینام ریڈیو سے نشر کیا گیا

قرآن کریم ہر لحاظ سے مکمل اور اتم کتاب ہے۔ دنیا کی اصلاح کے متعلق کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جسے قرآن نے بیان نہ کیا ہو اور نہ ہی کوئی ایسی صداقت اور حقیقت ہے جسے اس نے چھوڑ دیا ہو اور دنیا کے فلاسفروں اور سائنسدانوں نے اسے بیان کیا ہو۔

قرآن کریم نے قیامت تک پیش آنے والی ضروریات کے حل کے لئے اصول بیان کر دیئے ہیں اور اس میں ایسی حقیقتیں موجود ہیں جنہیں آج تمام دنیا تسلیم کرتی ہے، صرف تسلیم ہی نہیں کرتی بلکہ انہیں اپنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن کی عالمگیر حقیقت اور صداقت کے حامل ہونے کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"کوئی دین ایسی صداقت نکال نہیں سکتا جو پہلے ہی سے اس میں درج نہ ہو۔ کوئی فکر ایسی برہان عقلی پیش نہیں کر سکتا جو پہلے ہی سے اس نے پیش نہ کی ہو۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۳ بحوالہ روحانی خزائن)

دوسری جگہ فرمایا:۔

"جاننا چاہیئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک زبان پر روشن ہو سکتا ہے۔ جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو خواہ ہندی ہو یا پارسی یا یورپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۵، ۳۰۶)

نیز فرمایا:۔

"یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۹)

پھر فرمایا:۔

"میرا دعویٰ ہے کہ تمام صداقتیں قرآن کریم میں موجود ہیں۔ اگر کوئی مدعی ایسی صداقت پیش کرے کہ وہ قرآن میں نہیں ہیں اسے نکال کر دکھانے کو تیار ہوں۔"

(الحکم ۱۰ جنوری ۱۸۹۹ء)

بھائیو! اب میں مختصراً بعض صداقتوں کا ذکر کرتا ہوں۔

پہلی حقیقت و صداقت قرآن نے یوں پیش فرمائی:۔

"وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا" (البقرہ: ۱۴۹)

یعنی ہر ایک شخص کا کوئی نہ کوئی سطح نظر یعنی مقصد ہوتا ہے جس کو وہ سامنے رکھتا ہے۔

اس کائنات میں کوئی چیز بیکار نہیں بلکہ کوئی نہ کوئی اس کا مصرف ہے اور وہ اسے بجا لا رہی ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جسے کوئی جھٹلا نہیں سکتا۔ ایک دہریہ بھی یہ اقرار کرتا ہے کہ ہر ایک چیز اپنے مقرر شدہ نصب العین کی طرف رواں دواں ہے۔ خواہ سورج ہو، چاند ہو، ستارے ہوں، انسان اور کیڑے مکوڑے ہوں۔

دوسری حقیقت و سچائی قرآن نے یوں بیان فرمائی:۔

"وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ" (النجم: ۴۰)

یعنی انسان جتنی کوشش کرے گا اتنا ہی پھل پائے گا۔

بھائیو! مفت مکتی و نجات والی بات جھوٹی ہے۔ اس دنیا کی طرح آخرت میں بھی عملوں کا ہی پھل ملے گا، ہر مذہب نے جو تعلیم دی ہے وہ سب یہی ہے۔

تیسری حقیقت اور سچائی قرآن نے یوں بیان کی:۔

"مَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ" (زلزال: ۹)

کہ جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا اس کا پھل پائے گا اور اس کا نتیجہ دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ بھر خرابی کرے گا وہ اس کا انجام دیکھ لے گا۔

یہی حال مکتی و نجات کا ہے۔ مفت مکتی والی بات محض ایک افسانہ ہے۔ آخرت تو اچھے اور برے اعمال کا ہی نتیجہ ہے۔

چوتھی حقیقت قرآن نے یوں بیان فرمائی:۔

"وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ" (الانبیاء: ۳۱)

اب اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ بغیر پانی کے یہ کائنات زندہ اور قائم نہیں رہ سکتی۔ بعض دفعہ تو ایک منٹ پانی نہ ملے تو جان خطرے میں پڑ جاتی ہے بلکہ جان چلی جاتی ہے۔ لیکن اگر کھانا کچھ عرصہ نہ ملے۔ تب بھی انسان زندہ رہ سکتا ہے مگر پانی ایسی چیز ہے کہ جس کے بغیر گزارہ نہیں اور یہ تمام کائنات پانی کے سہارے قائم ہے۔ یہ چرند پرند اور درندے یہ پھول پھل اور درخت اور عمارتیں پانی کی بدولت ہی معرض وجود میں آئیں اور خود انسان پانی سے پیدا ہوا جیسے فرمایا:۔

"وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا" (فرقان: ۵۵)

کہ انسان کو پانی سے خدا نے پیدا کیا ہے۔

بالکل اسی طرح وحی والہام کا پانی ہے کہ اس کے بغیر روحانی زندگی قائم نہیں رہ سکتی۔ زندہ ایمان اور یقین خدا پر پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے خدا کے مسیح نے فرمایا:۔

"میں وہ پانی ہوں جو اترا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار"

پانچویں صداقت جو قرآن نے بیان کی ہے وہ یہ ہے:۔

"وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا" (فجر: ۲۱)

کہ تم مال سے انتہائی محبت کرنے والے ہو۔

ذرا دنیا پر نظر دوڑا کر دیکھئے کہ ہر انسان مال پر فریفتہ ہے۔ وہ اس مقصد کے حصول کے لئے دن رات کوشاں رہتے، دولت کے لئے محنت کرتا ہے، لوگوں کے طعنے سنتا ہے غیروں کی سرزنش سہتا ہے جائز و ناجائز ذریعہ کو بروئے کار لاتا ہے لیکن اس کی ہوس ہے کہ پھر بھی نہیں مٹتی اور دن رات اسی فکر میں رہتا ہے کہ کہیں سے دولت مل جائے۔

حدیث میں تو یہاں تک آتا ہے کہ اگر کسی کو ایک پہاڑ سونے کا مل جائے تو وہ خواہش کرے گا کہ ایک پہاڑ اور مل جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں آکر ہر احمدی سے یہ عہد اور اقرار لیا ہے کہ:۔

"میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا"

چھٹی حقیقت اور سچائی جو قرآن نے بیان کی ہے یہ ہے:۔

"لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ" (النجم: ۳۹)

یعنی کوئی بوجھ اٹھانے والی ہستی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتی۔

دنیا میں یہی قانون رائج ہے جو جرم کرے گا اسے سزا ملے گی نہ یہ کہ جرم تو زید کرے لیکن سزا بکر کو ملے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں بھی یہی قانون نظر آتا ہے۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام کا غلہ ناپنے کا پیمانہ گم ہو گیا تو آپ نے اعلان کروایا کہ جو یہ پیمانہ لے کر آئے گا اسے ایک اونٹ کا بوجھ غلہ انعام دیا جائے گا۔ جب غلہ لینے والوں سے پوچھ گچھ کی گئی تو انہوں نے کہا کہ ہم فساد کرنے نہیں آئے۔ اس پر حضرت یوسف علیہ السلام کے کارندوں نے کہا اگر کسی کے پاس پیمانہ مل گیا تو اسے کیا سزا ہوگی تو انہوں نے کہا:۔

"جَزَاؤُهُ مَن وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ" (یوسف: ۷۶)

کہ جس کے پاس وہ پیمانہ مل گیا وہ خود ہی اس کا بدلہ ہے، ہمارے یہاں یہی دستور ہے کہ ہم ظالموں یعنی مجرموں کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔

تلاشی لینے پر جب ان میں سے ایک کے پاس سے وہ پیمانہ نکل آیا تو انہوں نے کہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بس کی جگہ ہم میں سے کسی کو پکڑ لیں۔ تو حضرت یوسف نے جواب دیا:۔

"مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ
اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا
عِنْدَهٗۤ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ"
(یوسف: ۸۰)

کہ ہم اس شخص کے سوا جس کے پاس ہم نے اپنا سامان پایا ہے کسی اور کو پکڑنے سے خدا کی پناہ چاہتے ہیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو پھر ہم یقیناً ظالموں میں سے ہوں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بھی یہی تعلیم تھی کہ ہر ایک اپنی صلیب اٹھائے گا۔ عیسائیوں کی کفارہ اور نجات اسی خیال کے خلاف ہے بائبل اور تمام مذہبی کتابوں کی تعلیم کے بھی خلاف ہے۔ ہر ایک کو اپنا بوجھ خود ہی اٹھانا ہوگا۔

ساتویں حقیقت جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ قرآن کریم کہتا ہے:۔

"اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ
اُخْرٰى" (النجم: ۳۹)

کہ کوئی انسان دوسرے انسان کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

یہ کتنی سچی بات ہے اور اس کے مطابق ساری دنیا میں عمل ہو رہا ہے کہ مجرم کو سزا دی جاتی ہے اگر عیسائی دوست بھی اس حقیقت پر غور کرتے تو وہ [illegible] اور [illegible] کے [illegible] ہرگز پیش نہ کرتے جس میں [illegible] کے گناہوں اور پاپوں کی سزا خدا کے بے گناہ بیٹے کو دی جاتی ہے حالانکہ یہ خیال ان کی الہامی کتب کے بھی خلاف ہے چنانچہ بائبل میں لکھا ہے کہ:۔

"وہ جان جو گناہ کرتی ہے
وہی مرے گی۔ بیٹا باپ کی بدکاری
کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور
نہ باپ بیٹے کی بدکاری
کا بوجھ اٹھائے گا۔ صادق
کی صداقت اسی پر ہوگی اور
شریر کی شرارت اسی پر ہوگی۔"
(حزقی ایل: ۱۸/۲۰)

بائبل کی یہ تعلیم کتنی صاف اور واضح ہے ساری دنیا کا عمل بھی اسی اصول پر ہے عقل اس بات کو تسلیم نہیں کرتی کہ گناہ تو زید کرے اور اس کی جگہ سزا بکر کو دی جائے کسی حکومت اور کسی ملک میں بھی اس پر عمل نہیں ہوتا۔ پھر خدا تعالیٰ خود یہ اپنے قول کے خلاف کیسے یہ ظلم کر سکتا ہے یہ تو بڑا ناانصافی کا ظلم ہے کہ دوسرے لوگ ظلم کریں اور خدا کا بیٹا ان کے بدلہ میں سزا دیا جائے اور اسے صلیب پر چڑھا دیا جائے بھائیو! جیسی عقلی اور [illegible] نے خدا کے کلام کی خلاف ورزی ہو وہ سو رنگ نہیں رنگ ہے آؤ ہم آپ کو انجیل سے بتاتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے یہی تورات اور قرآن کریم والی تعلیم پیش کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ
تجھ خدائے واحد اور برحق کو
اور یسوع مسیح کو جسے تو نے
بھیجا ہے۔ جانیں۔"
(یوحنا: ۱۷/۳)

اے کاش عیسائی دوست خدا کو ایک اور مسیح کو اس کا پیغمبر رسول جان کر ہمیشہ کی نجات پائیں۔

قرآن کریم کی آٹھویں صداقت

جو آج میں عرض کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ:۔

"جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ
مِّثْلُهَا"

کہ بدی کا بدلہ صرف اتنا ہی ہوگا
جتنا کسی پر ظلم ہوا

اور یہی مثل مشہور ہے:۔

"جیسا کرو گے ویسا بھرو گے"

تورات میں بھی تعلیم یہی تھی کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ۔ اگرچہ انجیل نے اس کے خلاف یہ تعلیم دی کہ سزا کسی کو نہ دی جائے اور ایک گال پر تھپڑ کھا کر دوسرا گال سامنے کر دیا جائے۔ مگر اس پر کبھی عمل نہیں ہو سکا۔ قرآن کریم نے تورات اور انجیل کی دونوں تعلیموں کو یوں مکمل کیا:۔

"فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ
فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ"
(شوریٰ: ۴۱)

کہ جو بدلہ لینے کی بجائے معاف کر دے اور اصلاح کرے تو اسے اللہ تعالیٰ اجر دے گا۔

گویا سزا سے پہلے موقع و محل دیکھنے کا حکم دے دیا۔ یہی تعلیم عقل اور فطرت کے مطابق ہے کہ اگر اصلاح معاف کرنے میں ہو تو معاف کر دیا جائے اور اگر کوئی بدی سے باز نہ آئے اور کسی کی اصلاح سزا دینے سے ہو تو مناسب سزا دے دی جائے تا اس طرح بدی کو روک دیا جائے کیونکہ سزا کا مقصد محض اصلاح ہے۔ اسی اصول کے ماتحت اسلامی دفاعی جنگیں ہوئیں اور اسی اصول پر بعض حالات میں شریر لوگوں کی گالیوں کے جواب میں انبیاء نے بھی بعض سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔

عیسائی دوست سوچیں کہ اگر گناہ کی سزا ہمیشہ کی آگ اور جہنم ہے تو جب خدا تعالیٰ نے اپنے بیٹے کو ان کے قول کے مطابق دوسروں کے گناہوں کے لئے رکھ کے طور پر سزا دی تو اس سے رعایت کیوں کی گئی یعنی یسوع کو کروڑوں انسانوں کے گناہوں کے بدلہ میں ہمیشہ کے جہنم میں کیوں نہ ڈالا گیا؟ کیوں بدلے کے مطابق سزا نہ دی گئی۔ ایک طرف لاکھوں نہیں کروڑوں انسانوں کے گناہ ہیں اور دوسری طرف چند گھنٹے صلیب پر دکھ اٹھانے کی سزا۔ دونوں میں کوئی نسبت نظر نہیں آتی۔ خدا تعالیٰ نے جب کسی عام آدمی کو سزا دینا ہو تو وہ اسے جہنم میں ہمیشہ کے لئے ڈال دے اور جب اپنے بیٹے کی باری آئے تو چند گھنٹے کے دکھ کو ہی کافی سمجھ لیا جائے۔ اور پھر آسمان پر اٹھا لیا جائے یہ انصاف نہیں ہے اول تو گناہ گار کو چھوڑ کر بے گناہ کو سزا دینا ہی بے انصافی اور ظلم ہے اور اگر یہ ظلم کرنا ہی تھا تو پھر گناہوں کے مطابق سزا کیوں نہ دی گئی۔

بھائیو حضرت مسیح علیہ السلام خدا تعالیٰ کے پیارے رسول تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو صلیب کی لعنتی موت سے بچا لیا تھا گناہوں سے نجات گناہ چھوڑنے سے ہوگی۔ گناہ کرتے جائیے اور ان کا بوجھ حضرت مسیح علیہ السلام کے سر پر رکھنے سے نہیں ہوگی۔ گناہ دل کا روگ ہے کوئی دوسرا شخص اسے اپنے پر وارد کرنا پسند نہیں کرتا اور نہ دل کے گند کو کسی کے خون سے دھویا جا سکتا ہے۔ گناہوں کو صرف اس پانی سے دھویا جا سکتا ہے جو دل سے توبہ کے نتیجہ میں انسان کی آنکھوں سے بہتا ہے۔

قرآن کریم کی نویں صداقت

جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں یہ ہے:۔

"فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا
تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا
تُخْرَجُوْنَ" (الاعراف: ۲۶)

یعنی اے بنی آدم تم اسی زمین میں ہی زندہ رہو گے۔ اور اسی زمین میں ہی مرو گے اور پھر اسی زمین سے ہی اٹھائے جاؤ گے۔

بھائیو! حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ایک انسان رسول تھے اس لئے انسان ہوتے ہوئے وہ جسمانی زندگی آسمان پر نہیں گزار سکتے۔

قرآن کریم میں ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

"وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ
مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى
حِيْنٍ" (البقرہ: ۳۷)

کہ اے آدم کی اولاد تم اسی زمین میں ہی رہو گے اور موت کے دنوں تک تم اسی زمین میں ہی اپنے آرام کی چیزیں حاصل کرو گے اور دیکھیں یہ صداقت کتنی عیاں ہے یہ اصول کتنا واضح ہے۔ پھر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اس اصول سے مستثنیٰ کیسے ہو گئے اور وہ آسمان پر زندہ کیسے چلے گئے۔

قرآن کریم میں ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ
كِفَاتًا اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا"
(المرسلات)

کہ ہم نے زمین کو ایسا بنایا ہے کہ وہ ہر زندہ اور مردہ کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے کوئی انسان جسمانی زندگی آسمان پر نہیں گزار سکتا۔

بھائیو! آج سائنس نے اتنی ترقی کی ہے کہ انسان چاند پر پہنچ گیا ہے مگر سائنسدان قرآن کریم کے اس اصول کو توڑ نہیں سکے بلکہ اس کی سچائی اور بھی کھل گئی ہے کیونکہ سائنسدان اس زمینی ماحول سے زمینی کرہ ہی کو ساتھ لے کر [illegible] اس زمین سے آلات اور خوراک لے کر چاند پر گئے ہیں اور پھر وہاں وہ اس خول سے باہر نہیں نکلے جو وہ زمین سے اپنے اوپر چڑھا کر گئے تھے کیونکہ ایسا کرنا موت کو دعوت دینا تھا۔ پھر حضرت مسیح علیہ السلام بغیر کسی قسم کے سائنسی آلات اور زمینی خوراک کے دو ہزار سال سے آسمان پر کیسے زندہ موجود ہیں۔ کوئی نبی کبھی زندہ آسمان پر نہیں گیا۔ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار عرب نے یہ معجزہ طلب کیا تھا کہ آسمان پر چڑھیں اور وہاں سے اپنے ساتھ ایک کتاب لائیں پھر ہم ایمان لے آئیں گے۔ لیکن ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرمایا کہ تم یوں کہو کہ:۔

"سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ
اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا"
(بنی اسرائیل: ۹۴)

کہ میرا رب پاک ہے۔ یعنی وہ ایسا نہیں کرتا اور میں تو ایک بشر رسول ہوں اور بشر ہوتے ہوئے میں آسمان پر نہیں جا سکتا۔

بھائیو! جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان پر لے جانے سے انکار کر دیا حالانکہ کفار اس معجزہ کو دیکھ کر ایمان لانے کا وعدہ کرتے تھے تو حضرت مسیح ناصری کو کس طرح آسمان پر اٹھایا گیا۔ کیا خدا نے اسلام کو اس وقت یہ خیال نہ آیا کہ وہ پاک ہے اور مسیح ایک انسان ہے اب دو ہی صورتیں ہیں کیا تو مسیح کو خدا مان لیا جائے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑا رسول مان لیا جائے (نعوذ باللہ من ذالک) یا سچی بات یہی ہے کہ حضرت مسیح ناصری بھی دوسرے تمام نبیوں کی طرح وفات پا چکے ہیں (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک بزرگ خاتون کی وفات

(مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر مربی سلسلہ احمدیہ مقیم بہاولپور)

اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عاشقہ۔ خلافت سے دلی لگاؤ رکھنے والی ــــ پابند صوم و صلوٰۃ ۔ راسخ العقیدہ، دینی غیرت کا مجسمہ۔ مستقل مزاج اور بچوں سے نہایت شفقت کرنے والی ایک بزرگ خاتون محترمہ برکت بی بی صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری رحمت علی صاحب آف بھیکری والا نزد قادیان ــــ جنہوں نے اپنے بعد نیک اولاد چھوڑی ــــ ۲۱ / اخاء ۱۳۵۶ ہش بمطابق ۲۱ / اکتوبر ۱۹۷۷ء ۱۱½ بجے شب اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئیں ــــ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ کے دو صاحبزادگان خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بہاولپور کے سرگرم کارکن اور عہدیدار ہیں ــــ مکرم چوہدری غلام احمد صاحب نائب امیر ضلع و سیکرٹری تحریک جدید بہاولپور ــــ اور مکرم کیپٹن ڈاکٹر مبارک احمد صاحب سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ بہاولپور کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مرحومہ کے سب سے بڑے صاحبزادے مکرم چوہدری یوسف علی صاحب ڈیزرٹ رینجرز میں انسپکٹر ہیں۔ علاوہ ازیں دو صاحبزادیاں بھی چھوڑی ہیں۔ سب بچے خدا تعالیٰ کے فضل سے شادی شدہ اور صاحبِ اولاد ہیں۔ آپ کے پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں کی تعداد تیس ۳۰ ہے۔ آپ کے شوہر محترم چوہدری رحمت علی صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت دعا گو بزرگ ہیں ــــ اللہ تعالیٰ ان کی صحت اور عمر میں برکت ڈالے اور سب لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور دین کے خدام بنائے۔ آمین

مرحومہ کی عمر ۷۰ سال کے قریب تھی۔ صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی تھی۔ آخر دم تک گھر کا سارا انتظام خود سنبھالے رکھا ــــ اچانک دل کا دورہ جان لیوا ثابت ہوا ــــ چک ۶۵ پی تحصیل خانیوال ضلع رحیم یار خان میں رہائش تھی ــــ خدا تعالیٰ نے وصیت کرنے کی توفیق بخشی تھی ــــ بہت دعا کیا کرتی تھیں کہ خاتمہ بالخیر ہو اور بہشتی مقبرہ کی سعادت نصیب ہو۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو قبول فرمایا ــــ آپ کا جنازہ ربوہ لیجایا گیا جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

مرحومہ نے اپنے شوہر کی نیک صحبت سے متاثر ہو کر شوہر کے کچھ عرصہ بعد احمدیت قبول کی اور وقتِ مرگ اس پر استقلال سے قائم رہیں ــــ ۱۹۷۴ء میں نہایت استقامت کا نمونہ پیش کیا ــــ فرمایا کرتی تھیں کہ کسی کی مخالفت ہم پر کیا اثر انداز ہو سکتی ہے خدا تعالیٰ نے طاقت دی ہے اپنے ہاتھ سے چکی چلا کر آٹا پیس لیا کریں گے۔ حضرت اقدس کا فرمان ہے کہ خوش رہیں اس لئے ہماری مسکراہٹ کو کوئی نہیں چھین سکتا ــــ خلافت سے دلی وابستگی تھی۔ اپنے بچوں سے کہا کرتی تھیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات مجھے سناتے رہا کرو ــــ اور پھر ان ارشادات کو غیر از جماعت عورتوں میں پیش کرتیں اور نہایت حظ اٹھاتیں ــــ بچوں کو ادائیگی نماز کی بہت تلقین کیا کرتیں۔

ایک دو سال سے اپنی سب سے بڑی پوتی کی شادی کے لئے بہت فکر مند تھیں۔ خدا تعالیٰ نے انہیں توفیق دی کہ وفات سے ایک مہینہ قبل اپنے ہاتھ سے اس کی شادی کی اور دعائیں دیں ــــ آپ کے بچوں اور بچیوں کی اولادوں سے یہ سب سے پہلی شادی تھی۔ اپنی اس پوتی سے بہت محبت تھی ــــ شادی کے موقعہ پر سب عزیز اور اقربا اکٹھے ہوئے تو بہت خوش ہوئیں اور خدا تعالیٰ نے ایسا انتظام کر دیا کہ سب سے مل کر کامیابی اور کامرانی کے ساتھ اس دارِ فانی کو اس حال میں چھوڑا کہ بزرگ شوہر غمگسار ہے اور بچے سوگوار۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر کی توفیق بخشے۔ آمین

تلاوتِ قرآن پاک کا مقصد

قرآن پاک کی تلاوت کرتے وقت یہ امر مدنظر رہنا چاہیئے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے جو جو احکام صادر فرمائے ہیں ان پر عمل کیا جائے۔ قرآن شریف میں دیگر اوامر و نواہی کے علاوہ اقامت الصلوٰۃ کے ساتھ ایتاء الزکوٰۃ کا حکم بھی دیا گیا ہے لہذا قرآن شریف کی تلاوت کرتے وقت جب بھی نماز قائم کرنے کے ساتھ ادائیگی زکوٰۃ کا حکم سامنے آئے تو انسان اپنا محاسبہ کرے کہ کیا اس پر زکوٰۃ تو واجب نہیں؟ اگر واجب ہو تو تعمیلِ ارشادِ خداوندی میں اپنی زکوٰۃ فوراً مرکز میں ارسال کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرے۔

خاکسار عہدیداران جماعت کی خدمت میں بھی التماس کرتا ہے کہ وہ صاحب نصاب احباب و خواتین پر زکوٰۃ کی فرضیت و اہمیت واضح کر کے وصولی زکوٰۃ کا اہتمام فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

چندہ مہمان خانہ مستورات

آٹھ اکتوبر تا ۱۶ / اکتوبر ۱۹۷۷ء اس مد کی کل آمد ۸۰ ــــ ۷۵۸، ۷ ہوئی ہے۔ اس طرح ۱۶ / اکتوبر ۱۹۷۷ء تک مہمان خانہ مستورات کی کل وصولی ۸۷ ــــ ۲،۱۶،۴۹۰ ہو گئی جبکہ اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے مبلغ ۳،۲۸،۵۰۰ روپے کی ضرورت ہے۔ مزید ایک لاکھ بارہ ہزار روپے آپ ہی نے دینے ہیں اور جلد سے جلد دینے ہیں تاکہ جلسہ سالانہ پر آنے والی خواتین آرام سے قیام کر سکیں۔ پس چندہ داران کو چاہیئے کہ اس چندہ کو پورا کرنے کی طرف توجہ دیں اور صاحب حیثیت خواتین سے چندہ لیکر بہت جلد بھجوائیں بلکہ کوشش کریں کہ سالانہ اجتماع پر آتے ہوئے لیکر آئیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

گمشدہ طلائی زنجیر

گلے کی ایک طلائی زنجیر وزن ایک تولہ دو روز ہوئے کہیں گر گئی ہے جس صاحب کو ملے وہ کوارٹر ۲۷ تحریک جدید میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ

(راشد احمد وکالت مال اوّل تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے ماموں زاد بھائی عزیزم ناصر احمد ابن مستری محمد اسحاق صاحب آف حافظ آباد بعمر ۱۸ سال سوموار مورخہ ۱۷ / اکتوبر بجلی کے ایک حادثہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور مرحوم کے درجات بلند کرے اور والدین اور دیگر اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالرحمٰن ۱۰/۴ درویش منزل دارالصدر شمالی۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بچی خورشید بیگم ٹائیفائڈ بخار سے ماہنگا ضلع سیالکوٹ میں سخت بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین

(ناظر علی خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۶۵ ر ب کھیم سنگھ والا ضلع فیصل آباد)

۲۔ میری والدہ کئی دنوں سے عارضہ قلب بیمار ہیں کمزور بہت ہے احباب سے دعا خاص کی درخواست ہے۔

(انیس احمد خان B-75 ریلوے کالونی۔ لاہور)

قائدین اضلاع اسالانہ اجتماع میں تمام مجالس کی نمائندگی کے لئے کوشش فرمائیں۔ (معتمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈونیشیا کے مختلف اہم ہوٹلوں میں جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن پاک کے نسخے رکھنے کا اہتمام

انڈونیشیا کا مشہور اخبار روزنامہ فیکیران رعید باندونگ (مغربی جاوا) اپنی اشاعت ۱۲۔ مارچ ۱۹۷۷ء میں رقمطراز ہے کہ:-

"جنوبی سولاویسی کے دارالحکومت اُوجونگ پانڈنگ کے بعض بین الاقوامی سطح کے ہوٹلوں میں اب قرآن کریم اور انجیل دستیاب ہیں۔

گرینڈ ہوٹل اُوجونگ پانڈنگ کے مینیجر مسٹر TEO PEPELA نے ہمارے نامہ نگار کو بتایا کہ اُن کے ہوٹل میں رہائش رکھنے والوں کے لئے مختلف کتبِ مقدسہ کے رکھنے کا انتظام کیا گیا ہے تاکہ اُن میں مذہبی شعور بڑھے اور وہ اس سے استفادہ کر سکیں۔ ہم نے اِس کا انتظام جاکرتا کے گورنر کی اِس بارہ میں تحریک سے کہیں پہلے کر لیا تھا۔

جماعتِ احمدیہ کے مبلّغ صالح الشبیبی المہدی نے گذشتہ سوموار کو مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے کچھ نسخے گرینڈ ہوٹل اور وکٹوریہ ہوٹل کو دیئے اور انہوں نے بتایا کہ وہ جاکرتا کے گورنر کی تحریک کے مطابق بعض اَور ہوٹلوں کے لئے بھی قرآن کریم مہیّا کرنے کا انتظام کر رہے ہیں۔"

(مرسلہ وکالتِ تبشیر ربوہ)

خدا تعالیٰ سے سچّا تعلق کیسے پیدا ہو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ سے سچّا تعلق ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا جب تک وہ تعلق خاص خدا تعالیٰ کے ذریعہ سے پیدا نہ ہو اور نفسانی آلائشیں ہرگز نفس میں سے نکل نہیں سکتیں جب تک خدائے قادر کی طرف سے ایک روشنی دل میں داخل نہ ہو اور دیکھو کہ میں اس شہادتِ رویت کو پیش کرتا ہوں کہ وہ تعلق محض قرآن کریم کی پیروی سے حاصل ہوتا ہے ... آسمان کے نیچے صرف ایک ہی کتاب ہے جو اس محبوبِ حقیقی کا چہرہ دکھلاتی ہے یعنی قرآن شریف۔"

(حقیقۃ الوحی ٹائیٹل پیج ص۲)

قرآن کریم کی پیروی کے لئے ضروری ہے کہ اس کے مضامین اور مطالب سے واقفیت ہو اِسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ احباب روزانہ باترجمہ تلاوت کیا کریں اور اپنے گھروں میں قرآن کریم کے درس کا سلسلہ جاری کریں۔ اراکین انصار اللہ پر اس بارے میں بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے جسے انہیں بطریقِ احسن ادا کرنا چاہیئے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ کے اجتماعات کی ٹی پارٹی کیلئے ہمیشہ

کیفے اشرف گولبازار

کو یاد رکھیں

سیّد شاہ میر احمد اشرف (عرف بولا)

باجوہ مارکیٹ۔ ربوہ

منوّر شوز سٹور

ہمارے ہاں ہر قسم کے عمدہ اور پکّے شوز بازار سے بارعایت خرید فرماویں عید کے موقع پر نیا مال آچکا ہے۔

منوّر شوز سٹور گولبازار ربوہ

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

محترمہ والدہ صاحبہ مکرم سیّد جواد علی صاحب سابق مبلّغ امریکہ کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ خاکسار کی ممانی محترمہ سیدہ آمنہ بیگم صاحبہ جو کہ محترم سید سمیع اللہ صاحب مرحوم ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کی اہلیہ اور مکرم سید جواد علی صاحب سابق مبلّغ امریکہ کی والدہ تھیں ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو وفات پا گئیں۔ انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔

مرحومہ نے تین بیٹے اور تین بیٹیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ انہیں سیالکوٹ میں اپنے آبائی قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(سید عبد الغفور حاذق۔ پوسٹ بکس ۵۰۴ لاہور)

ربوہ میں باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ دار الصدر شرقی ربوہ کے زیرِ اہتمام پہلا آل ربوہ چیلنج کپ باسکٹ بال ٹورنامنٹ منعقد ہوا۔

مورخہ ۱۲/۱۰/۷۷ بروز بدھ مکرم نصیر احمد خان صاحب نے اس ٹورنامنٹ کا افتتاح فرمایا اور چھ دن تک یہ جاری رہا۔ ۱۸/۱۰/۷۷ کو فائنل میچ کے بعد مکرم (ڈاکٹر) سلطان محمود صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔

فائنل میچ ڈان کلب ربوہ اور فرقان کلب کے مابین کھیلا گیا۔ ہر دو ٹیم کے اراکین نے بہترین کھیل کا مظاہرہ کیا سخت مقابلہ کے بعد فرقان کلب چیلنج کپ کی حقدار قرار پائی۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز فرقان کلب کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین

(کریم الدین احمد زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دار الصدر شرقی ربوہ)

باموقع مکانات برائے فروخت

(۱) محلہ دار النصر جامعہ روڈ پر۔ رقبہ گیارہ مرلے۔ ایک کمرہ بڑا۔ باورچی خانہ سٹور۔ برآمدہ۔ نلکہ۔ بجلی۔ عمارت جدید۔ فرش پختہ چپس والے (۲) محلہ باب الابواب میں جدید عمارت رقبہ دس مرلہ۔ ایک کمرہ بڑا۔ دو چھوٹے کمرے۔ بجلی۔ پانی۔ چھتوں پر لینٹر۔ نیز پلاٹ و مکانات کی خرید و فروخت کے لئے مستعد ادارہ۔

بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلر۔ ۱۵۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

فون دفتر ۵۰۸ — فون رہائش ۴۰۵

عشرہ وصولی خدام الاحمدیہ

مجالس خدام الاحمدیہ ۲۰ تا ۳۰ اکتوبر عشرہ وصولی منائیں اور اس کی رپورٹ مرکز میں ارسال کریں۔ قائدینِ اضلاع سے گذارش ہے کہ اس عشرہ کے دوران اپنے ضلع کی تمام مجالس سے چندہ جات خدام اور اطفال کی سو فیصد وصولی کی کوشش فرمائی جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دُعا

میرے بہنوئی مکرم شبیر احمد اختر عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار چلے آرہے ہیں اب پولی کلینک اسلام آباد میں داخل ہوئے ہیں احبابِ کرام سے ان کی جلد شفایابی اور درازئ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار محمود مجیب اصغر انجنیئر ۱۸/۹۱ سیٹلائٹ ٹاؤن نزد چاندنی چوک مارکیٹ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴